کوٹ لیجئے انہوں نے حدیث الاذکار میں ابونواس کی شخصیت اور اس کے ذہنی و اخلاقی کیفیات کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے اور اس ضمن میں عباسی دورِ اخلاقی کردار اور سوسائٹی کے میلانات کو بھی پوری طرح واضح کیا ہے۔ ایسی مثال بھی پیش کی ہیں جو عام طور سے لوگوں کی نگاہ میں نہیں ہوتی ہیں مثلاً انہوں نے بتایا ہے کہ اس دور میں خلفا سے لے کر شعراء اور علماء تک اخلاقی اعتبار سے بہت گرے ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ابین ایک استاد تھے اور ابین بہت خوبصورت تھا۔ ابونواس سے دوستی تھی۔ ابونواس نے کہا۔ کہ اس کو پیار کروں انہوں نے منع کیا کہ ایسا نہ کرنا ورنہ میری نوکری بھی جائے گی۔ اور خلیفہ ہم پر غضبناک ہوں گے۔ ابونواس جب نہیں مانے تو استاد نے کہا کافی دنوں کے بعد تم آؤ تو میں تم سے معانقہ کروں گا۔ اس کے بعد تم ابین سے بھی معانقہ کر لینا۔ اور اس وقت پیار بھی کر لینا۔ چنانچہ ابونواس نے ایسا ہی کیا۔ علاوہ ازیں طٰہٰ حسین نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس دور میں باقاعدہ شراب کی محفلیں ہوتی تھیں اور شعر و شاعری کا بازار گرم ہوتا تھا۔ نیز مصنفوں اور شاعروں کا ایسا طبقہ تھا جس کا کام بس شاعری اور رقص و سرود تھا اور ایک گونہ بے خودی کا اظہار تھا جس کی وجہ سے پوری سوسائٹی متاثر ہو رہی تھی۔ طٰہٰ حسین کی رائے میں اس سوسائٹی کا بہترین ترجمان ابونواس ہے۔ مگر یہ تصویر ایک رخی ہے چونکہ اس دور میں مذہبیت بھی اپنے شباب پر تھی غیر مذہبی عناصر کی شکست کی وجہ سے اور برے دفعات مل جاتے ہیں۔ اس لئے طٰہٰ حسین کا خیال غلو سے مبرا نہیں کہا جا سکتا ہے ۔ (مشمولہ دارالعلوم دیوبند)

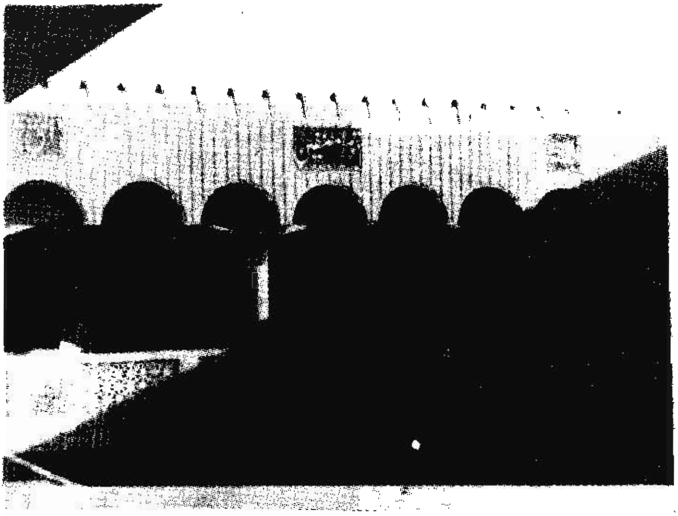

دارالعلوم حقانیہ میں دارالافتاء، مؤتمر المصنفین اور ماہنامہ الحق کے دفاتر کی نئی عمارت کا ایک گوشہ

مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی (فاضل دارالعلوم حقانیہ)
مفتی و صدر مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال۔

فقہ اسلامی

ہمارے عائلی قوانین

اجماعِ صحابہؓ، جمہور تابعین اور ائمہ اربعہ کا متفقہ فیصلہ — طلاقِ ثلاثہ

روزنامہ جنگ مجریہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء میں جناب صفدر کمال صاحب کی رائے دربارہ "طلقاتِ ثلاث" شائع ہوئی جس میں "دفعۂ واحد" میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

احقر نے مسلکِ صحیح اور حق کی حمایت میں اکابر و اسلاف کی کتب سے درج ذیل دلائل و شواہد نقل کرکے ترتیب دئے ہیں تاہم اگر کوئی صاحبِ علم مجھے میری غلطی پر اصلاح کردے تو انشاء اللہ اپنی اصلاح میں پس و پیش نہ ہوگی۔

اصل مسئلہ زیرِ بحث تو تین طلاقوں کے تین واقع ہونے کا ہے۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرے سے دفعۂ واحد میں دی گئی تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی کیونکہ یہ بدعت ہے اور بدعت کا وقوع کیسے؟ (بقول علامہ ابن حزم یہ مذہب روافض کا ہے۔ جب کہ دوسرا گروہ دفعۂ واحد میں طلقاتِ ثلاثہ سے صرف ایک رجعی طلاق واقع ہونے کا قائل ہے۔

اجماعِ صحابہؓ، جمہور تابعین اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے جو نصِ قرآنی، احادیثِ کثیرہ اور اجماعِ صحابہ سے مستفاد ہے۔ شروح حدیث، کتب تفسیر اور فقہ وغیرہ میں اس پر خاصا مواد موجود ہے۔

۱۔ علامہ ابو محمد بن حزم الظاہری تو نصِ قرآنی سے بیک وقت تین طلاقوں کو جائز قرار دینے کا استدلال کرتے ہیں (اگرچہ دفعۂ واحد میں طلقاتِ ثلاثہ فقہ حنفی کے علاوہ امام اوزاعی اور امام مالک کے نزدیک بھی بدعت ہے۔

(شرح مسلم جلد اول صـ ۴۷۶)

ثم وجدنا بین حجة من قال ان الطلاق الثلث مجموعة سنة لا بدعة قول الله تعالى

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره "فهذا یقع علی الثلث مجموعة ومفرقة ولا یجوز ان یخصص بهذه الایة - بعض ذالك دون بعض بغیر نص

محلی جلد ۱۰ ۔ صد ۲۰۷

ترجمہ - پھر ہم نے ان لوگوں کو جو بیک وقت تین طلاقوں کو بدعت نہیں کہتے بلکہ سنت سمجھتے ہیں یہ دلیل پائی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:" سو اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ اس کے لئے حلال نہیں تا وقتیکہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ یہ مضمون ان تینوں طلاقوں پر بھی صادق آتا ہے۔ جو اکٹھی ہوں اور ان پر بھی صادق آتا ہے جو متفرق طور پر ہوں اور بغیر کسی نص کے اس آیت کو تین یک جا طلاقوں کو چھوڑ کر صرف متفرق کے ساتھ مخصوص کر دینا صحیح نہیں ہے۔ گویا محض احتمال کی بنا پر نص کو مخصوص با المتفرق کرنا بلا وجہ ہے نیز اس آیت سے قبل "الطلاق مرتان" کا ذکر ہے یعنی طلاقِ رجعی دو دفعہ ہے۔ اس کے بعد یہ مذکورہ آیات حرف فا کے ساتھ لائی گئی۔ اور جب کہ حرفِ فا تعقیب بلا مہلۃ کے لئے آتا ہے، جس کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ اگر دو طلاق کے بعد کسی نادان نے فی الفور تیسری طلاق بھی دے دی تو اب اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ظاہر قرآن دفعہ واحد میں بھی طلقاتِ ثلاثہ کے تینوں واقع ہونے پر دال ہے۔

کتاب الام جلد ۵ صد ۱۶۵

۲۔ بخاری جلد ۲ صد ۷۹۱، مسلم شریف جلد اول صد ۴۶۳ میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:۔

ان رجلاً طلق امراته ثلاثاً فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی الله علیه وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول

ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں سو اس نے کسی اور مرد سے نکاح اس نے (ہمبستری سے پہلے) اسے طلاق دے دی۔ حضورؐ سے سوال کیا گیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند اس سے ہم بستری نہ کرلے۔ اور لطف اندوز نہ ہو جائے۔

اس حدیث میں" طلق امراتہ ثلاثاً" بظاہر اس امر پر دال ہے کہ یہ تین طلاقیں یک جا اور دفعۃً دی گئی تھیں۔

(فتح الباری جلد ۹ صد ۲۹۵ - عمدۃ القاری جلد ۹ صد ۵۳۷)

۳۔ بخاری جلد دوم صد ۷۹۱، مسلم شریف جلد اول صد ۴۸۹ حضرت عویمر العجلانی کا واقعہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی اگر دفعۃً واحدۃً تین طلاقیں ناجائز اور قطعاً حرام ہوتیں تو آپ ہرگز خاموشی نہ اختیار فرماتے۔ گویا آپ کا سکوت اور عدم

۴۔ مدینہ منورہ میں ایک مسخرہ مزاج آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی اور اس کا معاملہ حضرت عمر رضؓ کے پاس آیا تو

فعلاه عمر عنه بالدرة وقال ان كان ليكفيك الثلاث　　تو حضرت عمرؓ نے درہ سے اس کی مرمت کی اور کہا کہ تجھے تو تین طلاقیں کافی تھیں۔

(سنن الکبری ج ۷ ص ۳۳۴)

گویا حضرت عمرؓ نے ہزار طلاقوں میں سے تین کے وقوع کا حکم فرمایا

۵۔ عن علي فيمن طلق امرأته ثلاثا قبل ان يدخل حتى تنكح زوجا غيره　　ہمبستری سے پہلے تین طلاق دیدے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔

سنن الکبری جلد ۷ ص ۳۳۴

۶۔ شرح معانی الآثار جلد دوم صفحہ ۲۹ کی مفصل عبارت خلاصۃً ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت عمرؓ نے تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر عام خطاب فرمایا جس میں صحابہ بھی تھے کسی نے بھی آپ سے اختلاف نہیں کیا۔ گویا صحابہ کرام نے بھی اجماعاً حضرت عمرؓ کی رائے کی تصدیق کی۔ تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر صحابہ کرام کا قولی وفعلی اجماع واضح حجت ہے۔

۷۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رقم طراز ہیں کہ:

تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر حضرت عمرؓ کے عہد میں اتفاق واجماع ہو چکا ہے کہ اجماع کے بعد اختلاف پیدا کرنا مردود ہے۔　　(فتح الباری جلد ۹ ص ۲۹۳)

۸۔ علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری جلد ۹ ص ۵۳۷ پر یوں لکھا ہے کہ جمہور علماء کا جن میں تابعین اور اتباع تابعین اور بعد کے حضرات شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔ امام اوزاعیؒ۔ امام نخعیؒ۔ امام ثوریؒ۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ بن راہیویہ۔ امام ابو ثورؒ اور امام ابو عبیدہؒ کا یہ مذہب ہے۔

۹۔ علامہ آلوسی روح المعانی جلد ۲ ص ۱۰۸ پر لکھتے ہیں کہ:

"جب حضرات صحابہ کرامؓ کا اس (وقوع طلقات ثلاثہ) پر اتفاق ہو چکا ہے تو یہ بغیر کسی نص کے نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء کا بھی اس پر اتفاق ہے۔

۱۰۔ حافظ ابن قیمؒ اعلام الموقعین جلد ۲ ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد (حضرت عمرؓ) اور ان کے دیگر رفقاء کی زبان پر شرع اور تقدیر کی رو سے یہ حکم جاری وساری کردیا کہ جو چیز (دفعۂ واحد میں تین طلاقوں کا وقوع) لوگوں نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے۔ اس کا اجراء اور نفاذ کردیا جائے۔